Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نور السموت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

# مصباح

احمدی خواتین کا
مذہبی علمی اور ادبی
ماہوار رسالہ

قادیان دارالامان سے ہر مہینہ کی ۱۵ پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۱۴ — ایڈیٹر — نمبر ۶

محمد یعقوب مولوی فاضل

چندہ سالانہ دو روپے — فی پرچہ ۳ — بابت ماہ جون سنہ ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نتیجہ امتحان دینیات کلاس درجہ ثالثہ

امسال مندرجہ ذیل طالبات نے درجہ ثالثہ (دینیات کلاس) نصرت گرلز ہائی سکول کا امتحان پاس کیا ہے:۔

| رول نمبر | نام | نمبر حاصل کردہ | |
|---|---|---|---|
| ۱ | طاہرہ بنت حاجی محمد اسمٰعیل صاحب | ۵۲۲/۷۵۰ | میزان میں دوم |
| ۲ | امۃ الرشید شوکت بنت مولوی چراغدین صاحب | ۴۲۵ | |
| ۳ | مبارکہ شوکت بنت بابو عبداللطیف صاحب مرحوم | ۴۹۵ | دینیات میں دوم |
| ۴ | عابدہ خاتون بنت خان بہادر چودھری ابوالہاشم صاحب | ۳۶۶ | |
| ۵ | امۃ الرشید بنت مرزا برکت علی صاحب | ۳۱۳ | |
| ۶ | سلیمہ بیگم بنت مرزا سلام اللہ صاحب | ۳۷۳ | |
| ۸ | مبارکہ قمر سیالکوٹی بنت چودھری غلام حسن صاحب | ۳۸۲ | |
| ۹ | محمودہ ثروت بنت شیخ نیاز احمد صاحب | ۵۵۱ | دینیات اور میزان میں اول |
| ۱۰ | امۃ الحفیظ بنت چودھری غلام حسین صاحب پی۔ای۔ایس | ۳۸۸ | |
| ۱۱ | امۃ الرشید بنت چودھری فیض احمد صاحب | ۳۴۸ | |

(ناظر تعلیم و تربیت)

# طالبات نصرت گرلز ہائی سکول کے انعامی مضامین

طالبات نصرت گرلز ہائی سکول میں دینی علوم کے متعلق زیادہ شوق پیدا کرنے کے لئے گذشتہ سال سے یہ انتظام ہے۔ کہ ایک اہم موضوع قبل از وقت انتخاب کر لیا جاتا ہے۔ اور لڑکیوں کو اس کے متعلق تیاری کرنے کیلئے کہا جاتا ہے۔ تین ماہ کے بعد لڑکیاں باقاعدہ امتحان کے طور پر سکول میں اس مضمون پر اپنا پرچہ لکھتی ہیں اور جو لڑکی اول رہے اسکو ایک سنہری میڈل جس کا نام "امیر المومنین میڈل" ہے دیا جاتا ہے۔ گذشتہ سال لڑکیوں نے "خواتین سلسلہ جماعت کی ترقی میں اپنے امام ہمام کا ہاتھ کس طرح بٹا سکتی ہیں" پر مضمون لکھا اور محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت میاں احمد الدین صاحب مرحوم کو اول رہنے کی وجہ سے "امیر المومنین میڈل" ملا۔

امسال "ضرورت اور اہمیت خلافت" پر مضمون لکھا گیا جسکے نتیجہ کے طور پر محترمہ امۃ الرشید صاحبہ بنت جناب مرزا محمد شفیع صاحب محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور محترمہ محمودہ ثروت صاحبہ بنت جناب شیخ نیاز احمد صاحب علی الترتیب ۹۱/۱۰۰ و [illegible]/۱۰۰ و ۶۵/۱۰۰ نمبر لیکر اول، دوم و سوم رہیں۔

---

وصیت نمبر ۵۶۰۹ منکہ صفیہ سلطان بیگم زوجہ اخوند محمد عبدالقادر خان قوم پٹھان عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ماہ امان سنہ ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

کل زیورات قیمتی -/۳۲۲ روپے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ جو ابھی خاوند کے ذمہ واجب الاداء ہے یعنی میری کل جائیداد -/۱۳۲۲ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر میری کوئی آمد کبھی ہوئی۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہونگی۔ الامۃ۔ صفیہ سلطان بیگم

گواہ شد۔ محمد عبدالقادر ایم۔ اے خاوند موصیہ

گواہ شد۔ محمد اکبر والد موصیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عورت مرد کے لئے ہے اور مرد عورت کیلئے

یہ ایک فیصلہ کن حقیقت ہے کہ عورت مرد کے لئے ہے اور مرد عورت کے لئے - اب گذارش یہ ہے - کہ یہ زمانہ تعلیم یافتہ ٹھہرا !

(۱) کسی کے حقوق کسی سے چھپے ہوُئے نہیں - ہم ایک دوسرے کی حیثیتوں اور مراتب سے پورے باخبر ہیں مرد کی فضیلت اور عورت کی اہمیت بھی کسی سے مخفی نہیں - پھر متاہل زندگی میں اپنی اپنی بڑائی کو قائم کرنے اور رعب کی خلش پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے - برتری اور بزرگی ثابت کر کے فریق ثانی کو مرعوب کرنے کی بھی چنداں ضرورت نہیں -

(۲) ہٹ اور ضد سے متاہل زندگی زنگ آلود ہو جاتی ہے - جس کا انجام دلوں کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا ہے -

(۳) انسان سے غلطیاں ہوتی ہیں - کیونکہ وہ نسیان کا پتلا ہے - مگر اپنی غلطی کو مان لینا بڑی خوبی کی بات ہے - اگر متاہل زندگی میں کسی وقت کسی غلطی کے ماننے سے آپ کو اس لئے انکار ہے کہ اس میں آپ کی کسرِ شان یا سبکی ہوتی ہے - تو آپ سخت غلطی پر ہیں - بلکہ آپ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اپنی شخصیت کو چار چاند لگا لیتے ہیں - غلطی کے اعتراف سے آپ کی فضیلت میں ہرگز کوئی دھبہ نہ لگے گا - اپنی غلطی کو مان لینا یُوں تو ہر حال میں بہت اچھی بات ہے - مگر متاہل زندگی کے لئے بہت ہی مفید - اس لئے کہ جو گرد و غبار ، بغض و عناد کی صورت میں اڑتا ہوُا آئے گا - اس صورت میں دلوں پر جمنے نہ پائیگا - اس کے برعکس یہ مصفا آئینہ ایسے گرد و غبار سے مکدّر اور دُھندلا ہو کر آخر بے کار ہو جائیگا -

(۴) تکلف اپنی ذات میں بھی کوئی دلچسپ چیز نہیں - پھر مصنوعی تکلف تو بالکل لغو چیز ہے - علیٰ قدرِ مراتب احترام ضرور ہونا چاہیئے - مگر تصنّع سے پاک ، اور ریاء سے خالی - تکلفات کی زندگی نہ صرف ناپائدار ہے - بلکہ اسلامی شان بھی بے تکلفی سے بالا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے - کہ "تکلف سے بچو" - بے تکلفی جس قدر جلد دو ہستیوں کو ایک دوسرے کے نزدیک اور ہمدرد بنا سکتی ہے - تکلف میں وہ طاقت کہاں - بے تکلفی دو قالبوں میں گویا یکجائی کا ذریعہ ہے - دراصل جب ہمارے مذہب نے ہماری رہنمائی کماحقہٗ کر دی - ایک دوسرے کے حقوق سے متنبہ اور پوزیشن سے آگاہ ہو چکے ، طرفین کی حیثیت سمجھ اور واجبات دل نشین کر چکے - تو اب کوئی وجہ نہیں کہ دوسروں کی دیکھا دیکھی تصنّع کی رسم کو جاری کریں -

(۵) اتحاد و یکجہتی - اس کی ضرورت زندگی کے لئے روشنی اور ہوا سے کم درجہ پر نہیں یُوں تو دنیا والوں کو ملکوں اور قوموں کو - سب کو اس کی یکساں ضرورت ہے - اسکے بغیر کوئی پنپ نہیں سکتا - مگر اہلی زندگی بے حد محتاج ہے اس اتحاد و یکجہتی کی - باہمی وابستگی کی - اسی میں اس زندگی کی تکوین ہے - اور اس کے غائب ہونے میں اسکی موت ،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی فنا، اور اس کی بربادی۔ خدا سب کو اتحاد کی کمی سے محفوظ رکھے۔ جس طرح ساہوکار زمیندار کا خون چوس لیتا ہے، جس طرح سرمایہ دار مزدور کا! اسی طرح اہلی زندگی میں اس کا فقدان اس کی جڑوں کو کاٹ دیتا ہے۔

(۶) الفت و محبت کے بغیر بھی اہلی زندگی نامکمل ہے کیونکہ طمانیت کے لئے باہمی محبت بھی ضروری ہے۔ وہ بوسیدہ جھونپڑا۔ جس میں دو ہستیاں باہمی محبت میں مخمور اور یکجہتی سے معمور ہوں، اس سنہری محل پر فوقیت رکھتا ہے۔ جو اس نعمت سے خالی ہو۔ دراصل گھر اینٹ پتھر کی عمارت کا نام نہیں۔ بلکہ گھر کی تعریف یہ ہے کہ! جہاں کے رہنے والے محبت کی خوشبو سے معطر ہوں۔ مسرت و طمانیت چہروں سے ٹپکتی ہو۔ اتحاد و ارتباط کی شعاعیں ان کے حال سے نکل نکل کر مستقبل کو جگمگا دینے کیلئے بڑھ رہی ہوں۔ پس یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جس ڈرامے کے لئے قدرت نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ اس کا پارٹ یکجہتی کے بغیر ادا نہ ہوگا۔ اور! کہ جس داستان کو ہم سنانے والے ہیں، اس کا پلاٹ آپس کی دلبستگی کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس زندگی کی کامیابی، اس فرض سے سرخروئی۔ اور اس نخل کی ثمروری انہی عناصر ثلاثہ پر ہے۔ پس اپنی زندگی خوش کام اور خیر انجام بنانا چاہو۔ تو اس پر کاربند رہو۔ سچ کہتی ہوں! اس سے حوادث کی بڑی بڑی فصیلیں روئی کی طرح اڑ سکتی ہیں۔ آلام کی عمیق خندقیں ہموار زمین سے مل سکتی ہیں۔ اور ہیبتناک سماں پر سکون امن کا حامل ہو سکتا ہے۔

آخر میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ کہ یہ دنیا تو پہلے ہی غم و آلام سے بھری پڑی ہے۔ اس میں دو دلوں کی اور پھوٹ کے اضافے سے کیا حاصل۔ جبکہ محبت سے بھی ہم اپنے اپنے گھر کو آباد و پر رونق بنا سکتے ہیں۔ تو کیوں بد دلی اور تلخی سے کام لیں۔ کیوں نہ ہم اسی خیر و برکت کی طرف قدم بڑھائیں۔

آؤ!! یہ چار روزہ زندگی کے جس میں اہم فرائض کی ذمہ واریاں بھی عائد ہیں۔ محبت، اتحاد اور استقلال سے کام لے کر نبھانے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہم اپنے فرائض سے عمدگی کے ساتھ سبکدوش ہوں۔

(خاکسار امۃ الحفیظ شمیم از برما)

# خدا نمائی کا آئینہ

اللہ تعالیٰ کی ذات نہایت مخفی اور وراء الوراء ہے۔ جس طرح انسان آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نہ لوگوں سے بولتا ہے اور نہ ملتا جلتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ یہ جہان خود بخود ہے۔ کبھی بہار آتی ہے کبھی خزاں۔ کبھی سردی کبھی گرمی۔ نہ اس جہان کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ اور نہ ہی کسی نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرتے ہیں۔ ان میں سے بھی بعض زبان سے تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ان کا دل ایمان کی حقیقت سے بے بہرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے اعمال ایسے نہیں ہوتے۔ جو یہ ظاہر کریں کہ ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا پر کامل یقین نہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اگر کسی کو معلوم ہو۔ کہ فلاں جنگل کے اندر شیر ہے۔ تو کبھی اس جنگل میں سے نہیں گذرتا۔ اسی طرح انسان کبھی اس سوراخ میں اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا۔ جس کے اندر اُسے کسی زہریلے سانپ کی موجودگی کا یقین ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر مَیں جنگل میں سے گذرا تو شیر مجھے کھاجائیگا۔ اور اگر سوراخ میں ہاتھ ڈالا۔ تو سانپ مجھے کاٹ لیگا۔ غرض یقین ہی ہے جو انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔ اور یقین ہی ہے۔ جس کا انسان کی عملی زندگی پر اثر ہوتا ہے۔ پس اگر لوگوں کو خدا پر کامل یقین ہو۔ تو وہ گناہوں کے قریب بھی نہ پھٹکیں۔ مگر وہ بغیر کسی قسم کا خوف محسوس کئے گناہوں کا ارتکاب کرتے چلے جاتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ پر وہ دل سے ایمان نہیں رکھتے۔ اَب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب دونوں فریق دنیا میں موجود ہیں۔ وہ بھی جو کھلے طور پر دہریہ ہیں۔ اور وہ بھی جو باطنی طور پر دہریہ ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت کیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پہچاننے کے دو طریق رکھے ہوئے ہیں۔ پہلا طریق تو زمین و آسمان کا انتظام ہے۔ مثلاً سورج کی گرمی کروڑوں میل سے ایک اندازہ کے مطابق پہنچتی ہے۔ پھر دور دراز کے ستاروں کا ایک دوسرے پر اثر کرنا۔ اور ہر چیز میں ایک ربط اور نظام کا موجود ہونا یہ بتاتا ہے کہ ان کے اوپر کوئی منظم ہستی موجود ہے۔ جیسے قرآن شریف میں آتا ہے۔ لاالشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر ولا الیل سابق النہار۔ کہ نہ تو سورج چاند کے اثر کو زائل کرسکتا ہے۔ اور نہ رات دن کے اثرات کو دور کرسکتی ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ دوسرے کے اثر کو مٹا دے۔ گویا تمام جہان کے کرہ کی باگیں۔ ایک منتظم اور طاقتور ہستی کے ہاتھ میں ہیں اور وہی طاقتور ہستی خدا کا وجود ہے۔ دوسرا طریق جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر اپنا وجود ظاہر کرنے کے لئے جاری کیا ہوا ہے، وہ سلسلہ نبوت ہے۔ یعنی لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے وہ وقتاً فوقتاً اپنے انبیاء مبعوث فرماتا رہتا ہے۔ یہ نبی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو صاحب شریعت ہوتے ہیں، جیسے حضرت موسیٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ مگر ایک نبی وہ ہوتے ہیں، جو شارع نبی کے تابع ہوتے ہیں۔ اور جو صرف اس لئے آتے ہیں کہ شارع نبی کی شریعت کو پھیلائیں۔ اور لوگوں کی عملی حالت کو درست کریں۔

موجودہ زمانہ میں بھی جبکہ کفر و الحاد کی چاروں طرف گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں، اور لوگ راہ راست سے بھٹک کر ظلمات کی وادی میں سرگردان پھر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے نور کو دُنیا میں پھیلا کر ایک ایسی جماعت قائم فرمادی۔ جو دن رات اشاعت اسلام میں منہمک ہے۔ آپ کے ذریعہ دنیا نے پھر خدا تعالیٰ کی صفات کا مشاہدہ کیا۔ اور خدا تعالےٰ ایسے رنگ میں اہل زمین پر ظاہر ہوا کہ تمثیلی زبان میں کہا جاسکتا ہے کہ گویا خدا خود آسمان سے اتر آیا۔

(نفیسہ نزہت درجہ ثالثہ)

## ولادت

۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش میری عزیز سہیلی امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ کے ہاں بہن تولد ہوئی جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے امۃ الغفار بیگم تجویز فرمایا۔ مصباحی بہنوں سے ملتجی ہوں کہ عزیزہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(اہلیہ [illegible] قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# انقلاب عالم

دنیا جب گمراہی اور ضلالت کے گڑھوں میں گر جاتی ہے۔ اور وہ اپنی پیدائش کی غرض کو بھول کر اس راستہ پر قدم مارنا شروع کر دیتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی وہ محبت جو اسے اپنی مخلوق کیساتھ ہے۔ جوش میں آتی ہے۔ اور وہ بندوں کی ہدایت کیلئے اپنے کسی فرستادہ کو مبعوث فرماتا ہے۔ تاکہ وہ ظلمات میں گھرے ہوئے لوگوں کو نورِ ہدایت کی طرف لائے۔ اور انہیں شیطان کی غلامی سے نجات بخشے۔ ظاہر ہے کہ یہ انقلاب بہت بڑی جد و جہد کا مقتضی ہوتا ہے۔ کفر اور ایمان کی ایک عظیم الشان لڑائی ہوتی ہے۔ جس میں شیطان اپنے تمام ہتھیاروں سے مسلح ہو کر نکلتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا مرسل بھی آسمانی فوج کے لشکروں کے ساتھ نبرد آزما ہوتا ہے۔ جنگ ہوتی ہے اور بہت بڑی جنگ۔ آخر شیطان مارا جاتا ہے۔ اور خدا اپنے مامور کے ذریعہ ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیتا ہے۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ و منذرین فمن امن واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ والذین کذبو بایٰتنا یمسھم العذاب بما کانو یفسقون۔ کہ ہم دنیا میں جب بھی کوئی رسول بھیجتے ہیں۔ وہ ہمیشہ دو اعلان کرتا ہے۔ ایک تو یہ کہ مجھ سے پہلے جو لوگوں کا خود ساختہ نظام جاری ہے۔ اب اسکی موت کا وقت آگیا ہے۔ دوسرے وہ اپنے لائے ہوئے قانون کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کر دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی اصلی شکل میں دنیا میں قائم ہو کر رہیگا۔ ان اعلانات کے بعد جو لوگ اس کے تابع ہو کر اس کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔ وہ تو تباہی سے بچ جاتے ہیں۔ مگر جو ایسا نہیں کرتے۔ وہ آہستہ آہستہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا جو نبی بھی دنیا میں آتا ہے، وہ اسی لئے آتا ہے تاکہ وہ شیطان کی حکومت کو توڑ دے اور اسکی جگہ ایک نیا نظام قائم کرے۔ شرعی رسول تو اپنے سے پہلے نبی کے نظام کو بھی توڑ دیتے ہیں۔ لیکن جو شریعت نہیں لاتے، گو وہ پہلے نبی کے نظام کو نہیں توڑ سکتے۔ لیکن اس رائج الوقت نظام کو ضرور توڑ دیتے ہیں۔ جو شریعت کو بگاڑ کر لوگوں نے اپنی خواہشات کے مطابق قائم کیا ہوا ہوتا ہے ؛

(سادہ دینیات درجہ ثانیہ)

# عشاء کی نماز

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ماخلقت الجن والانس الّا لیعبدون۔ کہ انسانوں اور جنوں کو میں نے محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ عبادت اگرچہ کئی قسم کی ہے۔ مگر ان سب میں سے اہم اور ضروری عبادت جس کی ادائیگی ہر مومن مرد اور مومن عورت پر دن رات میں پانچ دفعہ فرض ہے، وہ نماز ہے۔ اور پھر نمازوں میں سے بھی عشاء کی نماز بالخصوص زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ حتّٰی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان لوگوں کو منافق قرار دیا ہے۔ جو عشاء کی نماز باجماعت نہیں پڑھتے۔

پیاری بہنو! غور کرو۔ وہی آفتاب جو صبح کے وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرق کی طرف سے تر و تازہ اور چمکتا دمکتا بلند ہوتا ہے۔ تمام دن اپنا کام کر چکنے کے بعد آشیانۂ مغرب میں جا سوتا ہے۔ رات کا اندھیرا تمام دنیا پر غلبہ پا لیتا ہے۔ بادشاہ سے لے کر گدا تک سب نیند کے مزے لوٹ رہے ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں جو لوگ نماز کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان سے زیادہ بدقسمت اور روحانیت سے محروم اور کون ہو سکتا ہے۔

میری لائق احترام بہنو! گھر کے کام کاج اور خانہ داری کے جھگڑوں سے فرصت ملنے پر رات کو بستر پر لیٹ کر خیالات کئی طرف دوڑانے لگتے ہیں۔ اور گھنٹوں اسی طرح گذر جاتے ہیں۔ اگر خیالات کی یہی رَو اس وقت کیطرف پھیری جائے جب ہر انسان کو اپنے محسن حقیقی کے سامنے پیش ہونا ہوگا۔ تو دیکھو کس طرح دل کانپ جاتا ہے۔ کیا وہ خدائے برحق جس نے ہمیں تمام قسم کی نعمتیں عطا فرمائیں۔ اس کا حق نہیں کہ ہم چوبیس گھنٹوں میں سے کم از کم دو گھنٹے ہی اس کی عبادت کے لئے وقف کر دیں۔ وہ قادر و قدیر ہے اور اتنی طاقت رکھتا ہے کہ دم بھر میں کچھ سے کچھ کر دیتا ہے پس اس کو بھلانا بہت ہی بُری بات ہے۔ اگر تم سچی مومنہ ہو تو رات کو تمام کام کر چکنے کے بعد تمہارا فرض ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھو۔ اور دیکھو کہ کس طرح اس زبردست بادشاہ کی تصویر تمہاری آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ اور کچھ نہیں تو تمام دن خوشی کے ساتھ گذرنے کا ہی نماز کو شکریہ سمجھ لو۔ مگر بہرحال نماز کا پڑھنا ضروری ہے۔ عشاء کی نماز انسان کا سب سے آخری کام ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد سوائے سو جانے کے اور کوئی اہم کام نہیں ہوتا۔ پس رات کے اس سناٹے میں جبکہ دنیوی مالوفات سے عارضی طور پر ہر انسان علیحدگی محسوس کرتا ہے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے ہمارے حقیقی محسن اور سچے آقا، اس وقت تمام دنیا محوِ خواب ہے نوکر، آقا، امیر، غریب سب سو رہے ہیں۔ ایسی حالت میں تیری یہ حقیر لونڈی تیرے دربار میں حاضر ہوئی ہے۔ اور اس نے اپنا سر تیرے سامنے جھکا رکھا ہے۔ تو اس کی گریہ و زاری کی لاج رکھ اور اس کی عاجزانہ دعائیں قبول فرما۔

میری بہنو! نماز ایمان کی حفاظت کا ذریعہ اور عورت کا سب سے بڑا زیور ہے۔ نماز ہی وہ ذکر الٰہی ہے۔ جس میں تسبیح تحمید۔ استغفار اور دعا سب کچھ شامل ہیں۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ جب ہم نماز پڑھیں۔ تو ایسا معلوم ہو۔ جیسے ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہی ہیں یا کم از کم یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ نماز کے اندر کوئی دنیوی خیال دل میں پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہونی چاہیئے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نماز کی تاکید کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ اقم الصلوٰة لذکری ان الصلوٰة تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ یعنی نماز پڑھو کہ یقیناً نماز بدیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ پوچھا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل سب اعمال سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ نماز۔

ایک صحابی جو نابینا تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی۔ کہ میں نابینا ہوں۔ اور بارش کی وجہ سے راستہ سخت خراب ہو گیا ہے۔ اس لئے مسجد میں آنے کی سخت دقت ہے۔ اجازت ہو تو گھر پر ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز ادا کر لیا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کیا اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ پھر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ چنانچہ وہ پھر مسجد میں ہی حاضر ہو کر باجماعت نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ میں بازار میں تھا۔ کہ نماز کا وقت آگیا۔ ہم دوکانیں بند کر کے فوراً مسجد کی طرف چل دئے۔ یہی وہ لوگ تھے۔ جن کی تعریف قرآن کریم میں ان الفاظ میں آتی ہے۔ کہ رجالٌ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ کہ انہیں نہ تجارت کا کام نماز سے روکتا ہے۔ اور نہ خرید و فروخت کی مصروفیت

اسی طرح ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی ضروری کام کی وجہ سے عشاء کی نماز پڑھانے کے لئے جلدی نہ آسکے۔ صحابہ کرام مسجد میں بیٹھے رہے۔ حتیٰ کہ کئی بیٹھے بیٹھے سو گئے۔ کافی دیر کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ اور آپ نے ان کے اس انتظار کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز سے زیادہ کوئی نماز گراں نہیں۔ اگر وہ اس ثواب کو جانیں جو ان دونوں نمازوں میں ہے۔ تو وہ ضرور ان نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہوں۔ اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ نماز باجماعت ادا کرنے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ کہ جو شخص عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہیں کرتا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اسکے گھر کو جلا دوں۔

قرآن کریم اور احادیث کے یہ ارشادات نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہم سب کو اس فریضہ کی ادائیگی کی کامل توفیق عطا فرمائے۔

(مسعودہ اختر تنویر دینیات درجہ اولیٰ)

---

# لجنات اماء اللہ کے قیام کی تحریک

احمدیت ایک نور ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ تمام دنیا پر چھا جائیگا۔ پس جس طرح احمدی مردوں کا فرض ہے کہ وہ احمدیت کی اشاعت میں اپنی تمام طاقتیں صرف کر دیں۔ اسی طرح احمدی عورتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اس میں ہمہ تن مشغول رہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ جیسے ہر جگہ مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہو چکی ہیں۔ اسی طرح عورتوں کو چاہیئے کہ وہ بھی لجنات اماء اللہ قائم کریں۔ مگر باوجود اسکے کہ حضور کے اس ارشاد پر پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ اس کی تعمیل کی طرف ابھی تک پوری توجہ نہیں کی گئی۔ اور بہت ہی کم شہر ایسے ہیں جنہیں لجنات اماء اللہ قائم ہیں۔ حالانکہ کوئی شہر۔ کوئی قصبہ اور کوئی گاؤں ایسا نہیں رہنا چاہیئے۔ جس میں لجنہ اماء اللہ قائم نہ ہو۔ مصباح میں جو رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ ان سے بھی لجنات کی قلت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ بالعموم

سیالکوٹ، دہلی، جہلم اور فیروزپور کی لجنات کی ہی رپوٹیں چھپتی ہیں۔ پس تمام عورتوں کو فاستبقوا الخیرات کے ماتحت ہرجگہ جلد از جلد لجنات قائم کرتے ہوئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اندر وہ روح اور سپرٹ پیدا کرنی چاہیئے جس کا ان سے احمدیت مطالبہ کرتی ہے۔ لجنات کے قیام کے بہت سے فوائد ہیں۔ جن میں سے مختصراً چند یہ ہیں۔

(۱) لجنات اماء اللہ کے قیام سے آپسمیں وہ یگانگت اور محبت پیدا ہو جائے گی۔ جو احمدیت قائم کرنا چاہتی ہے

(۲) باہمی جھگڑوں کو دُور کرنے میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔

(۳) علم دین کے حصول کے کئی راستے نکل آئینگے۔

(۴) ہر عورت اپنے مافی ضمیر کو ادا کرنے کے قابل ہو جائے گی۔

(۵) جب تمام عورتیں اکٹھی بیٹھکر احمدیت کے غلبہ کیلئے تدابیر سوچیں گی۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پر معارف خطبات وغیرہ پڑھیں یا سُنیں گی۔ تو لازماً اُن میں بیداری پیدا ہوگی۔

پس جہاں جہاں لجنات اماء اللہ قائم نہیں۔ وہاں کی عورتوں کو اپنے اپنے ہاں لجنہ کے قیام کی پورے طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ معاملہ نہایت اہم اور بہت جلد توجہ کرنے کے قابل ہے ٭

(خاکسار امتہ اللہ درجہ ثالثہ)

# مسلمانوں کے عروج و زوال کی داستان

عرب بلکہ تمام دنیا کفر و شرک میں گرفتار تھی۔ یورپ میں تثلیث کا زور تھا۔ ایران میں آتشکدے روشن تھے۔ ہندوستان اور اس کے گرد و نواح میں ہزاروں دیوتاؤں کی پرستش ہو رہی تھی۔ اور چین اور جاپان میں بدھ مذہب کا ڈنکا بج رہا تھا۔ عرب کی حالت سب سے بدتر اور ناگفتہ بہ تھی۔ ادبار کی گھٹائیں چھا رہی تھیں۔ اور جہالت کی ظلمتیں اس قوم کو اپنے آغوش میں لئے ہوئے تھیں۔ اخلاق، تہذیب و تمدن، کوسوں دور اتفاق اور انسانی ہمدردی سے نفور۔ عورتیں انکی نگاہوں میں پالتو جانوروں سے زیادہ وقعت نہ رکھتی تھیں۔ غرض انسانیت کا جامہ تار تار تھا۔ اور ساری قوم نشۂ جہالت میں سرشار تھی عین اس وقت جبکہ یہ وحشی قوم تیرہ و تار راستوں میں بھٹک رہی تھی۔ خالق کائنات نے اس پر نگاہ کرم ڈالی۔ اسکی رحمت جوشش میں آئی۔ اس قوم کے دن پھر گئے۔ خدا کا محبوب مہتاب درخشاں بنکر آیا۔ اور اس تاریک سرزمین کو بقعۂ نور بنا گیا۔ وہ سرچشمۂ کرم بنکر آیا۔ اور اس نے لوگوں کے دِلوں کو کینہ و بغض، کفر و شرک، ریا و فریب اور جعل و دروغ کی آلودگیوں سے دھو کر مثل آئینہ بنا دیا۔ وہ راہنما بنکر آیا۔ اور ان کو پُر خار و پُر خطر راستوں سے نکال کر سیدھی راہ پر لے آیا۔ وہ رحمت مجسم بنکر آیا۔ اور ان کو دنیوی مال و منال، اور راحت و آرام سے بے نیاز اور دولت دین سے مالا مال بنا گیا۔ ان کی روحوں کو پاکیزہ اور ان کے دلوں کو توحید کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور سے منور کر دیا۔ وہ اکسیر بنکر آیا۔ اور حقیر سنگ ریزوں کو اس نے زر خالص بنا دیا ؎

وہی عرب جو نخوت سے زمین پر قدم نہ رکھتے تھے معبود برحق کے سامنے جبینِ نیاز رگڑنے لگے۔ وہی عرب جو عیش و نشاط کے دلدادہ تھے۔ یکبارگی لہو و لعب سے دست بردار ہو گئے۔ اور اپنے آپ کو محنت و مشقت، صبر و قناعت اور زہد و تقویٰ کا عادی بنا لیا۔ ان کے سینے علم کے خزینے بن گئے۔ ان کو علم سکھانے والا وہ ہمہ دان اور اولوالعزم انسان تھا۔ جو پڑھنے لکھنے سے قاصر تھا۔ جس کو لوگ اُمّی (صلی اللہ علیہ وسلم) کہتے۔ مگر اس کا ہر شعبہ زندگی دنیا کے بڑے بڑے محققوں کے لئے ایک فلسفہ تھا۔ اب اہل عرب کو گمنامی کی حالت میں پڑے رہنا پسند نہ آیا۔ ان کی فوری ترقی اور عالی ہمتی ان کے وسیع معلومات اور بلند خیالات اس امر کے مقتضی تھے۔ کہ وہ وطن سے باہر جاکر دوسری قوموں کی حالت کا مشاہدہ کریں۔ اور ان کو دعوتِ اسلام دیں۔ پس وہ کمرِ ہمت باندھ کر پا برکاب ہوئے۔ اور اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے مختلف ممالک کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کا واحد مقصد اشاعتِ حق تھا۔ وہ دنیوی شان و شکوہ کو ہیچ سمجھتے تھے۔ زندگی ان کے نزدیک کچھ وقعت نہ رکھتی تھی۔ موت ہر وقت سامنے تھی۔ اور اپنا انجام پیش نظر تھا۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ جہاں جاتے ــ فتح و نصرت ان کے قدم چومتی تھی۔ پہاڑ بھی ان کے سامنے پانی بنکر بہ جاتے تھے۔ اور ان کی ثابت قدمی ہر مشکل کو آسان اور ہر مرحلے کو سر کر لیتی تھی۔ مگر آہ یہ حالت کب تک قائم رہی۔ آخر آجکل کے مسلمان بھی تو اسی ہادیٔ برحق کے نام لیوا ہیں۔ وہ بھی تو مسلمان کہلاتے ہیں۔ پھر کیوں ان میں وہ مستقل مزاجی نہیں۔ وہ حکومت و دبدبہ نہیں، وہ شان و شوکت نہیں۔ اب کیا ہو گیا۔ کہ مسلمان دُوسری قوموں کے محکوم ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ وہ ہر جائز و ناجائز طاقت کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ کیوں ان کے حوصلے پست اور ان کی خوبیاں معدوم ہو گئیں کیوں وہ اوروں کو بیدار کر کے خود محوِ خواب ہو گئے۔ اور کیوں ان کی شان و شوکت خواب و خیال ہو گئی۔ اس کا جواب سوائے اسکے کیا ہو سکتا ہے کہ جامع جمیع صفات مذہب پہلے سرتاسر عمل تھا۔ لیکن اب محض قول رہ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت، اور رسول کی پیروی فقط نمائش اور قرآن کا ادب و احترام محض تقلیدی ہے۔ مسلمان خدا کے احکام سے بے بہرہ اپنے فرائض سے غافل اور اپنے انجام سے بیخبر ہیں۔ ان کوتاہیوں کی سزا انہیں یہ ملی کہ ان کے دلوں سے اخلاص، ارادوں سے استحکام، کاموں سے برکت، دُعاؤں سے اثر جاتا رہا۔ اور وہ آہستہ آہستہ انہی تاریکیوں کی طرف چلے گئے۔ جن سے خدا کے اس برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرح طرح کی مصیبتیں اُٹھا کر۔ طعنے اور الزام سُنکر۔ بدسلوکیاں اور تکلیفیں برداشت کر کے لوگوں کو نکالا تھا۔ اگر وہ اسی راستے پر چلتے رہے تو ظاہر ہے کہ ؎

انکی داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اے ہمارے خدا اپنی لازوال ہستی کا صدقہ اپنے حبیبؐ کی امت کی کشتی کو گرداب و بلا سے نکال۔ اے ہمارے پروردگار اسلام کے نام لیواؤں کو بانیٔ اسلام کے صدقے پھر وہی سچے مسلمان بنا دے۔ پھر انہیں اتفاق، ہمدردی، راستی اور صبر و قناعت عطا کر۔ ان کے دلوں کو نور توحید سے منور کر دے۔ اور انہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توفیق دے کہ وہ بھی زندہ اور مہذب قوموں کے دوش بدوش شاہراہ ترقی پر گامزن ہوں۔ ع

رحم کر اپنے نہ آئینِ کرم کو بھول جا
وہ تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ انکو بھول جا

(امۃ الحفیظ مبارکہ بنت شیخ مختار نبی صاحب قادیان)

# بعض اہم معاملات کے متعلق اسلامی ہدایات

محترمہ والدہ صاحبہ میر نور احمد خان صاحب سکھر سے لکھتی ہیں:-

"برادرم مکرم ایڈیٹر صاحب مصباح۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مصباح میں بعض فقہی مسائل بھی درج فرمایا کریں۔ مثلاً میت کو غسل کیونکر دینا چاہیئے۔ کفن کس طرح بنایا جائے۔ اور کفن میں کتنے کپڑے ہونے چاہئیں۔ اسی طرح شادی سے وابستہ مسائل بھی ضرور شائع کیا کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ جو لڑکے لڑکیاں تاکید کے باوجود نماز نہ پڑھیں۔ ان کو کیا سزا دینی چاہیئے۔ اور کتنی مقدار میں۔ تاکہ وہ باجماعت نماز کے پابند ہو جائیں"۔

چونکہ موصوفہ نے جس امر کی طرف توجہ دلائی ہے وہ بہت ضروری ہے۔ اس لئے فقہ احمدیہ مصنفہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم سے ان امور سے تعلق رکھنے والے بعض مسائل درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

## غسل میت اور کفن

جب روح پرواز ہو جائے۔ تو حسب ذیل امور کرنے چاہئیں۔ اوّل میت کی آنکھیں اور منہ بند کرنا چاہیئے۔ اس کے پاس دعائے خیر کرنی چاہیئے۔ یعنی اچھے کلمے اور دعائیہ کلمے اس کے پاس بولنے چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ جو میت کے پاس کہی جاتی ہیں۔ وہ کلمات دعائیہ میت کے حق میں ہوں۔ میت کے ورثاء کے حق میں ہوں۔ اپنے حق میں ہوں۔ کیونکہ وہ دعا کی قبولیت کا موقعہ ہوتا ہے۔ ایسے کلمات سے جنمیں بددعاء یا بُرائی ہو پرہیز کرنا چاہیئے۔ شور ڈال کر رونا یا یہ کہنا کہ قہر ہوا، ظلم ہوا۔ وغیرہ۔ اس سے پرہیز چاہیئے۔ جو رونا رحمدلی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا منع نہیں۔ جب وفات کا علم ہو۔ تو یہ کہنا چاہیئے۔ کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یعنی ہم بھی اللہ ہی کے ہیں۔ یقیناً ہم اسی کیطرف جانے والے ہیں۔ میت کے اُوپر کپڑا دے دینا چاہیئے۔ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔ میت کو غسل دیا جائے۔ بہتر ہے کہ اس پانی میں جو غسل کے لئے ہو۔ بیری کے پتے اُبال لئے جائیں۔ غسل کرانے والا پہلے وضو کی جگہ دھوئے۔ پھر دہنے پہلو کو پھر سارے بدن کو۔ عورت کے بال گُندھے ہوئے نہ رہیں۔ اور تین حصے کر کے پیچھے ڈال دئے جائیں۔ غسل میں آخری بار جو پانی ڈالا جائے۔ اُس میں کافور گھول کر ڈالا جائے۔

کفن وہ کپڑے ہیں جن میں میت کو دفن کیا جاتا ہے۔ کفن کے کپڑے کا سفید ہونا افضل ہے۔ کفن مرد میت کے لئے تین کپڑے ہیں۔ ایک کُرتہ، ایک تہ بند، ایک چادر۔ عورت کے لئے علاوہ ان تین کے سینہ بند اور کمر بند ہے۔ کُرتہ سے مراد یہ کُرتہ نہیں جو زندہ کو پہنایا جاتا ہے۔ بلکہ مراد اس سے

یہ ہے کہ بے سلا کپڑا لے کر جو آگے پیچھے سے میت کے گھٹنوں تک پہنچ جائے۔ اس کو درمیان سے چیرا جائے۔ جس میں سے میت کا سر نکل جائے۔ آدھا میت کے نیچے اور آدھا میت کے اوپر آئے۔ پھر نہ بند اوپر لپیٹ دیا جائے۔ پھر چادر اوپر دی جائے اگر کسی کو اتنا کپڑا میسر نہ آئے۔ تو ایک چادر یا کمبل میں لپیٹ کر اُسے دفن کیا جائے۔ اور اتنا بھی میسر نہ ہو۔ تو پھر گھانس پھونس ڈال دیا جائے۔

فوت ہو جانے کے بعد کفن دفن کی جلد تیاری کرنی چاہیئے۔ مگر یہ کہ فوت ہونے والا نبی یا اُس کا خلیفہ ہو۔ اُس کو تب تک دفن نہ کرنا چاہیئے۔ جب تک اُس کا قائم مقام منتخب نہ ہو۔ مگر یہ کہ وہ کسی ایسے شخص کی نسبت وصیت کرے۔ جس کے آنے میں دیر ہو۔ یا کسی جماعت کے انتخاب کو سپرد کرے۔ جس کے لئے وہ میعاد مقرر کرے۔ اُس کے لئے تین دن سے زیادہ مہلت نہ مقرر کرے۔ اور افضل یہ ہے کہ آٹھ پہر کے اندر اندر انتخاب ہو جائے۔ جنازہ میت کے گھر سے اُٹھا کر وہاں لے جانا چاہیئے۔ جہاں اسپر نماز پڑھی جائے۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر قبرستان میں لے جا کر دفنایا جائے۔ جو شخص جنازہ کے ساتھ نماز جنازہ سے فارغ ہونے تک رہے۔ اُس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص دفن تک ساتھ رہے۔ اُس کو دو قیراط ثواب ملتا ہے ؛ (صہ ۵۳، ۵۴)

## شادی بیاہ کے متعلق چند ضروری امور

شادی بیاہ کے متعلق تفصیلی ہدایات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان خطبات کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ جو خطبات النکاح حصہ اول و دوم کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ البتہ بعض مسائل درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ر فروری ۱۹۲۱ء کو ایک خطبۂ نکاح میں بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا:-

نکاح کا معاملہ بہت خشیت اور ڈر کا معاملہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا خاتمہ چند سال میں نہیں ہو جاتا۔ لوگ کہتے ہیں۔ عمر بھر کے لئے ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ یہ لاکھوں سال کے لئے ہے۔ بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ عرصہ کے لئے۔ کیونکہ مرنے کے بعد بھی یہ تعلق اپنے اثرات چھوڑتا ہے۔ اس لئے اسمیں بہت خشیت اور خوف کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ انسان بہت احتیاط سے کام لے۔ اور تقویٰ کے ماتحت دُعاؤں اور استخارہ پر زور دے۔ مگر لوگ اس معاملہ میں عموماً دُعاؤں اور احتیاطوں سے کام نہیں لیتے۔ حکم ہے کہ صاف سیدھی بات کہو۔ مگر لوگ پُر پیچ بات کہتے ہیں۔ حکم ہے کہ تقویٰ سے کام لو۔ مگر سُنا ہے کہ لوگ خصوصاً عورتیں اس موقعہ پر گالیاں اور فحش گیت گاتی ہیں۔ جس سے دلوں پر زنگ لگتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری جماعت میں یہ بات نہیں۔

فرمایا۔ اس میں استخارہ کی ضرورت ہوتی ہے رسول کریمؐ نے اسپر بہت زور دیا ہے۔ مسلمان کا کوئی کام استخارہ کے بدوں نہیں ہونا چاہیئے۔ کم از کم بسم اللہ سے ضرور شروع ہو۔ اور طریق استخارہ یہ ہے کہ دُعائے استخارہ پڑھی جائے۔ ایک دفعہ کم از کم۔ ورنہ سات دن تک۔ عموماً صوفیاء نے چالیس دن رکھے ہیں۔ اس کے بہت برکات ہوتے ہیں۔ جن کو ہر ایک شخص جس کو تجربہ نہ ہو۔ نہیں سمجھ سکتا۔

ایک شخص روئی کا بہت بڑا سودا کرنے لگا حضرت خلیفہ اولؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے مشورہ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ استخارہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ اس میں یقینی فائدہ ہے۔ آپ نے فرمایا کیا حرج ہے، استخارہ کے معنے بھی خیر طلب کرنے کے ہی ہیں۔ آخر انہوں نے استکراہ سے استخارہ کیا۔ جب وہ سودا کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا سبب اُن کیلئے بنایا۔ کہ وقت پر ان کو علم ہو گیا۔ اور وہ سودا کرنے سے رُک گئے۔ اور کئی ہزار کا نقصان ہونے سے بچ گیا۔

تو اس کے بہت سے فوائد ہوتے ہیں۔ اس لئے اس معاملہ میں ضرور استخارہ کرنا چاہیئے۔

فرمایا۔ ہندوؤں کے پاس رہنے سے مسلمانوں پر یہ اثر پڑا ہے کہ انہوں نے اپنی اسلامی سادگی جو نکاح میں تھی قربان کر دی۔ نکاح کے لئے کسی روپیہ کی ضرورت نہیں۔ مہر عورت کا حق ہے جو مرد کی حیثیت پر ہے۔ وہ بہر حال دینا ہے۔ باقی جو یہ سوال لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے والوں سے ہوتا ہے، کہ کیا زیور کپڑا دو گے۔ اور اسی طرح لڑکے والوں کی طرف سے یہ کہ کیا لڑکی کو دو گے۔ بہت تباہی بخش اور ذلیل طریق ہے۔ اس طریق نے مسلمانوں کی جائدادوں کو تباہ کر دیا۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ناک نہیں رہتی۔ لوگ پوچھتے ہیں۔ لڑکی کیا لائی۔ اور اسی طرح لڑکے والوں کی طرف سے کچھ نہ ہو۔ تو لڑکی والے کہتے ہیں۔ ہماری ناک کٹتی ہے۔ چونکہ اس طریق سے تباہی آتی ہے، اس سے جماعت کو بچنا چاہیئے۔ اور بجائے بڑے جہیزوں والی لڑکی اور بڑے زیور لانے والے لڑکوں کے یہ دیکھنا چاہیئے کہ لڑکی جو گھر میں آئی ہے وہ مسلمان ہے، اور لڑکا مسلمان ہے۔ ورنہ بڑے بڑے زیور تباہی اور بربادی کا باعث ہو جاتے ہیں۔ اور دین بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اور لوگ سُود میں مبتلا ہو کر جائدادوں کو کھو دیتے ہیں۔

اس کی ایک جڑ ہے اور وہ یہ کہ لوگوں میں رواج ہے کہ جہیز وغیرہ دکھاتے ہیں۔ اس رسم کو چھوڑنا چاہیئے۔ جب لوگ دکھاتے ہیں۔ تو دُوسرے پُوچھتے ہیں۔ جب دکھانے کی رسم بند ہوگی۔ تو لوگ پُوچھنے سے بھی ہٹ جائیں گے۔ ہمیشہ اس بات پر جانبین کی نظر ہونی چاہیئے کہ ہمارے دین پر، ہمارے اخلاق پر اس معاملہ کا کیا اثر پڑیگا۔ بیاہ کا معاملہ انسان کے اختیار میں ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اولاد کو نیک باپ سے ملایا جائے گا اسی طرح جو نیک بیوی ہوگی۔ وہ اپنے نیک خاوند سے ملائی جائیگی۔ اور جو نیک خاوند ہوگا، اور اس سے اعلیٰ درجہ کی نیک عورت ہوگی۔ اُس سے وہ ملایا جائیگا۔ کسی کی اولاد ہونا کسی کے اختیار میں نہیں۔ مگر نیک بیوی خود انتخاب کر سکتا ہے۔ اور اسی طرح لڑکی والے نیک اور دیندار لڑکا انتخاب کر سکتے ہیں۔ نکاح کا طریق سادہ ہے۔ نہ باجے نہ کچھ۔ ایک نکاح خوان اور دو گواہ۔ اگر نکاح خواں نہ ہو۔ تو انسان گواہوں کی موجودگی میں اپنا نکاح خود پڑھ سکتا ہے۔ یا لڑکی کا ولی پڑھ سکتا ہے۔

نکاح کے بعد خُرما یا کوئی اور چیز بانٹنا فرض نہیں۔ مستحب نہیں۔ محض ایک پسندیدہ امر ہے اور سنت ثابتہ ہے۔

اعلان نکاح کے لئے دف جائز ہے۔ مگر آج دنیا ترقی کر گئی ہے۔ اس کو لوگ پسند نہیں کرتے۔ اور جن باجوں کو لوگ پسند کرتے ہیں وہ جائز نہیں۔ اس لئے قدرت نے ہم سے یہ بھی چھڑوا دیا۔ اس کی بھی اب ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ دف سے غرض اعلان تھا۔ اور اعلان کا ذریعہ دف سے بھی بہت اعلیٰ درجہ کا نکل آیا۔ جو اخبار ہے۔ کہ اس میں اعلان ہو جاتا ہے۔ دف سے جو غرض تھی وہ دُوسری صورت میں بطرز احسن پوری ہوگئی۔ (الفضل ۱۷؍فروری سنہ۱۹۲۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## نماز کی اہمیت

نماز کی اہمیت کے متعلق اسلامی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب بچہ کی عمر سات سال کی ہو تو اُسے نماز پڑھنے کی ترغیب دیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ بچہ کو سات برس کی عمر تک پہنچنے سے پہلے نماز یاد نہ ہو۔ تو گرا دینی ضروری ہے۔ کیونکہ اگر بچہ کو نماز یاد نہ ہوگی۔ تو اُسے نماز کے ادا کرنے کی ترغیب کیونکر دی جائے گی۔

جب بچہ دس سال کا ہو۔ تو اسے نماز ادا کرنے کی سخت تاکید کی جائے۔ یہاں تک کہ اُسے نماز ادا نہ کرنے پر مارنے کا بھی حکم ہے۔" (فقہ احمدیہ صفحہ ۵)

یہ سزا چونکہ تادیبی رنگ رکھتی ہے۔ اس لئے شریعت نے یہ تعیین نہیں کی کہ سزا کتنی ہو۔ اس امر کا فیصلہ ماں باپ اپنی عقل سے خود بخود کر سکتے ہیں۔ لیکن بہر حال یہ ضروری ہے کہ ماں باپ اپنا عملی نمونہ بچوں کے سامنے پیش کریں۔ اور حتی الوسع نرمی، محبت اور پیار سے انہیں نماز پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ نیک صحبت میں بٹھائیں۔ اور دعاؤں سے بہت کام لیں کیونکہ اصلاحِ قلب محض ظاہری تدابیر سے نہیں ہو سکتی ؛

## علم کی فضیلت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم ضد ہے جہالت کی۔ جو لوگ علم جیسی نعمت سے متمتع نہیں ہوتے وہ ہمیشہ جہالت اور تاریکی میں پڑے رہتے ہیں۔ اور دینی و دنیوی ترقیات سے محروم رہتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے قبل جہالت اور تاریکی کا بہت زور تھا۔ مگر جب آپ مبعوث ہوئے۔ تو آپ نے خدا سے علم پا کر دنیا سے جہالت کی تاریکی کو دُور کیا۔ اور اسے نورِ علم سے ایسا منور کیا۔ کہ تمام جہان روشن ہو گیا۔ چونکہ علم کے عظیم الشان فوائد ہیں۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کو یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ یعنی اے میرے رب مجھے علم میں زیادتی عطا فرما۔

چونکہ خدا کے پاس علم کے بے بہا خزانے ہیں۔ اس لئے باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت بڑا علم روحانی دیا گیا تھا۔ پھر بھی آپ مذکورہ دُعا فرماتے رہتے۔ اس طرح آپ نے علم کی اہمیت کو تمام جہان پر روشن کر دیا۔ کئی لوگ ہیں۔ جو بوجہ زیادتی عمر کے علم کی طرف توجہ نہیں کرتے حالانکہ صحابہ کرام باوجود بڑی عمر ہونے کے علم کو حاصل کرتے تھے۔ اور درحقیقت صحابہ کرام کی یہ ایک بہت بڑی قربانی ہے کہ انہوں نے دین اسلام کو سیکھا۔ اور سارے جہان کے استاد بن گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علم کے حصول کے لئے ایسی تاکید فرمائی ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ۔ کہ علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے۔ امام وکیع کہتے ہیں۔ کہ علم روحانی کے حصول کے لئے ترکِ معاصی شرط ہے۔

لِاَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰه
وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصِي

کیونکہ علم اللہ کے نوروں میں سے ایک نور ہے۔ اور اللہ کا نور گنہگاروں کو نہیں دیا جاتا۔ غرض علم کے بیشمار فوائد ہیں۔ اور چونکہ اس زمانہ میں حصول علم کے لئے بہت بڑی آسانیاں میسر ہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ لوگ ان سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اور زیورِ علم سے اپنے آپ کو آراستہ و پیراستہ رکھیں ؛

(امۃ اللہ دینیات درجہ اولیٰ)

# خوف

ہمارے ملک میں یہ ایک نہایت بری عادت ہے کہ بچوں کو بچپن میں طرح طرح کے طریقوں سے ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایسے بچے بڑے ہو کر بھی معمولی معمولی باتوں سے ڈرتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر بچہ روتا ہے۔ یا ضد کرتا ہے۔ تو اس کو محبت اور پیار سے خاموش کرانے کی بجائے نہایت نامناسب طریقوں سے خوف زدہ کیا جاتا ہے۔ اور باگڑ بلا۔ باوا۔ چڑیل۔ بھوت دیو۔ بھالو وغیرہ فرضی ناموں سے خوف زدہ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ بچہ ان ناموں سے سہم کر خاموش ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے نازک دل و دماغ پر ان فرضی ناموں کا ڈر بیٹھ جاتا ہے۔ ایسے لڑکے بڑے ہو کر بھی بزدل ہی رہتے ہیں۔ اور ان کی آنکھوں کے سامنے بھوت پریت ناچتے رہتے ہیں۔ لیکن مہذب اقوام میں بچوں کو اس طرح ڈرایا دھمکایا نہیں جاتا۔ بلکہ اگر بچہ کسی طرح ایسا فرضی نام سُن بھی پائے۔ تو والدین کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ اس کے دل سے اس فرضی نام کا رعب حرفِ غلط کی طرح مٹا دیں۔

پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنے بچوں کو شروع سے ہی بہادر اور دلیر بنائیں۔ اور انہیں ڈرا دھمکا کر پست ہمت اور بزدل بنانے سے احتراز کریں ؛

(نسیم الدین از لاہور)

# برف کا استعمال

یہ ایک قدرتی بات ہے کہ گرمیوں کے دنوں میں سرد پانی کی خواہش ہر شخص کو ہوا کرتی ہے۔ کنوئیں کا تازہ ٹھنڈا پانی اور گھڑے یا صراحی کا پانی نہایت تسکین دیتا ہے مگر اب برف کا رواج روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔

کھانا کھانے کے ساتھ یا کھانا کھانے کے دو گھنٹے بعد تک برف کا استعمال نہایت نقصان دہ ہے۔ مگر لوگ کھانے کے ہمراہ برف کثرت سے استعمال کرنے لگے ہیں۔ بلکہ جس وقت پیاس محسوس ہوتی ہے، برف ہی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ برف کے بعض نقصانات بیان کر دیئے جائیں۔

(۱) برف زیادہ سرد ہونے کی وجہ سے معدہ اور جگر کی حرارت کو کم کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے غذا پوری طرح ہضم نہیں ہوتی۔ اور اس طرح انسان طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۳) برف زیادہ سرد ہونے کی وجہ سے نزلہ کی تحریک کرتی ہے۔ کھانسی پیدا کرتی اور پھیپھڑے کو نقصان پہنچاتی ہے۔

(۴) برف اعصاب کے لئے نقصان رساں ہے۔

(۵) برف کے استعمال سے پیاس زیادہ بھڑکتی ہے۔ اور بار بار پانی کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ برف والا پانی پیتے وقت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعد میں نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

(۶) اگر برف کو کچل کر اور اس کے اندر پانی کا لوٹا یا گلاس رکھ کر پانی استعمال کیا جائے۔ تو اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا پانی کے اندر برف ڈال کر پینے سے نقصان ہوتا ہے ؛ (ماخوذ)

(مرسلہ عزیزہ اختر ۱۰ نرگس بنت ملک عزیز احمد صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عجائبات

(۱) دنیا میں سب سے وسیع ترین مسجد جامع مسجد دہلی ہے۔

(۲) دنیا میں سب سے بڑا محل "ویٹیکن" نامی ہے۔ جو روم میں واقعہ ہے۔

(۳) نیویارک سر بفلک عمارات میں مشہور ہے۔ دنیا میں سب سے بلند ترین عمارت ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ یہاں ہی واقعہ ہے۔ اس کی بلندی ۱۲۴۸ فٹ ہے۔

(۴) دنیا میں سطح سمندر سے بلند ترین جھیل "ٹٹیکاکا" ہے جو جنوبی امریکہ میں واقع ہے۔ اور سطح سمندر سے ۱۲۵۰۰ فٹ اونچی ہے۔

(۵) مُشتری سب سے بڑا سیّارہ ہے۔

(۶) تازہ پانی کی جھیلوں میں سے سب سے بڑی جھیل "سپیئریر" ہے۔ یہ شمالی امریکہ میں واقع ہے۔

(۷) سائیبیریا کی جھیل "بے کال" سب سے زیادہ گہری جھیل ہے۔ اس کی اوسط گہرائی ۲۳۰۰ فٹ ہے۔

(۸) گرمیوں میں خلیج فارس کا پانی سب سمندروں سے گرم ہوتا ہے۔

(۹) دنیا میں سب سے بڑی آبشار "وینز ویلا" میں پائی جاتی ہے۔ یہ تقریباً ایک میل اُونچی ہے۔

(ش ۔ الف ۔ سیالکوٹی)

احمدی خواتین کا فرض ہے کہ وہ مصباح کی اشاعت بڑھانے کے لئے پُوری پُوری کوشش کریں۔ (مینیجر)

# گوٹہ ورک

ہر قسم کے گوٹے سے (یعنی کم چوڑا زیادہ چوڑا، باریک) ہر قسم کی بیلیں بنائی جا سکتی ہیں۔ صرف محنت اور احتیاط درکار ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ کہ اگر ٹانکنے سے قبل گوٹے سے پھُول، پتیاں (حسب ضرورت) وغیرہ تیار کر کے رکھ لی جائیں تا ٹانکنے میں کسی قسم کی دقّت یا رُکاوٹ درپیش نہ ہو۔ مندرجہ ذیل بیل قمیص کے گھیرے، سلوار کے پائینچوں، دوپٹے اور ساری کے کناروں پر بنائی جا سکتی ہے۔ بیل کے لئے تلّے کی ڈوری، قینچی، حسب ضرورت گوٹہ، تاگا اور سُوئی کی ضرورت ہے۔ ڈوری سے ٹہنیاں وغیرہ بنائیں۔ گول گول ٹکے اگر آپ چاہیں، تو گوٹے سے تیار کریں چاہیں تو ستارے ٹانک لیجیئے۔ دونوں صورتوں میں دیدہ زیب ثابت ہوگی۔

پتیاں ایک اُنگل چوڑے گوٹے سے تیار کریں۔

اس کو آپ دُہرا کریں اور ایک کنارے الف سے لیکر ب تک سیدھا نہایت صفائی سے موڑیں شکل نمبر ۳

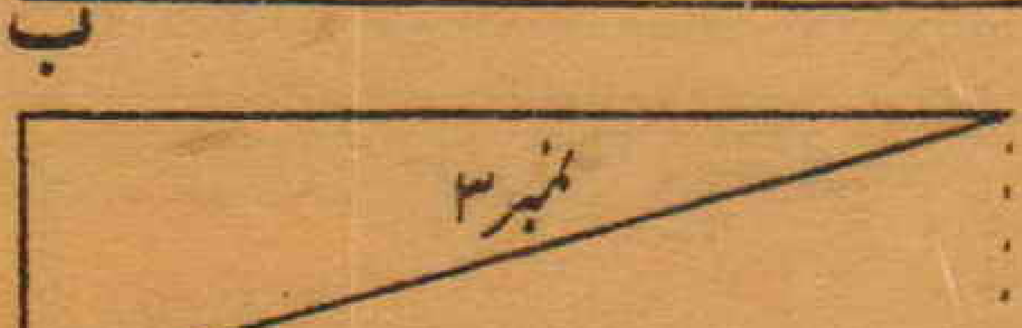


بن جائے گی۔ اب اسے کھولیں۔ اوپر کے کونے کا خیال رہے۔ گولائی کی صورت نہ ہو جائے۔ بلکہ نوک بالکل ٹھیک رہے۔ گولائی ہونے سے پتی خراب ہو جائیگی۔

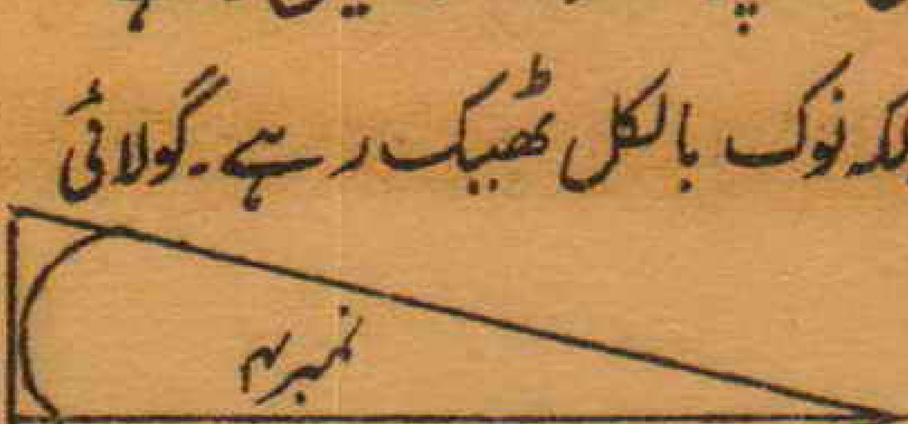


جب شکل نمبر ۴ بن جائے۔ تو اندر کیطرف موڑا ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوٹہ باہر دکھائی دیتا ہے اسے اندر کیطرف اور زیادہ موڑیں. تاکہ باہر دکھائی نہ دے۔ اور نیچے سے آہستہ آہستہ موڑیں بالکل گول شکل نمبرہ کی مانند ہو جائے گی۔ جب ایک

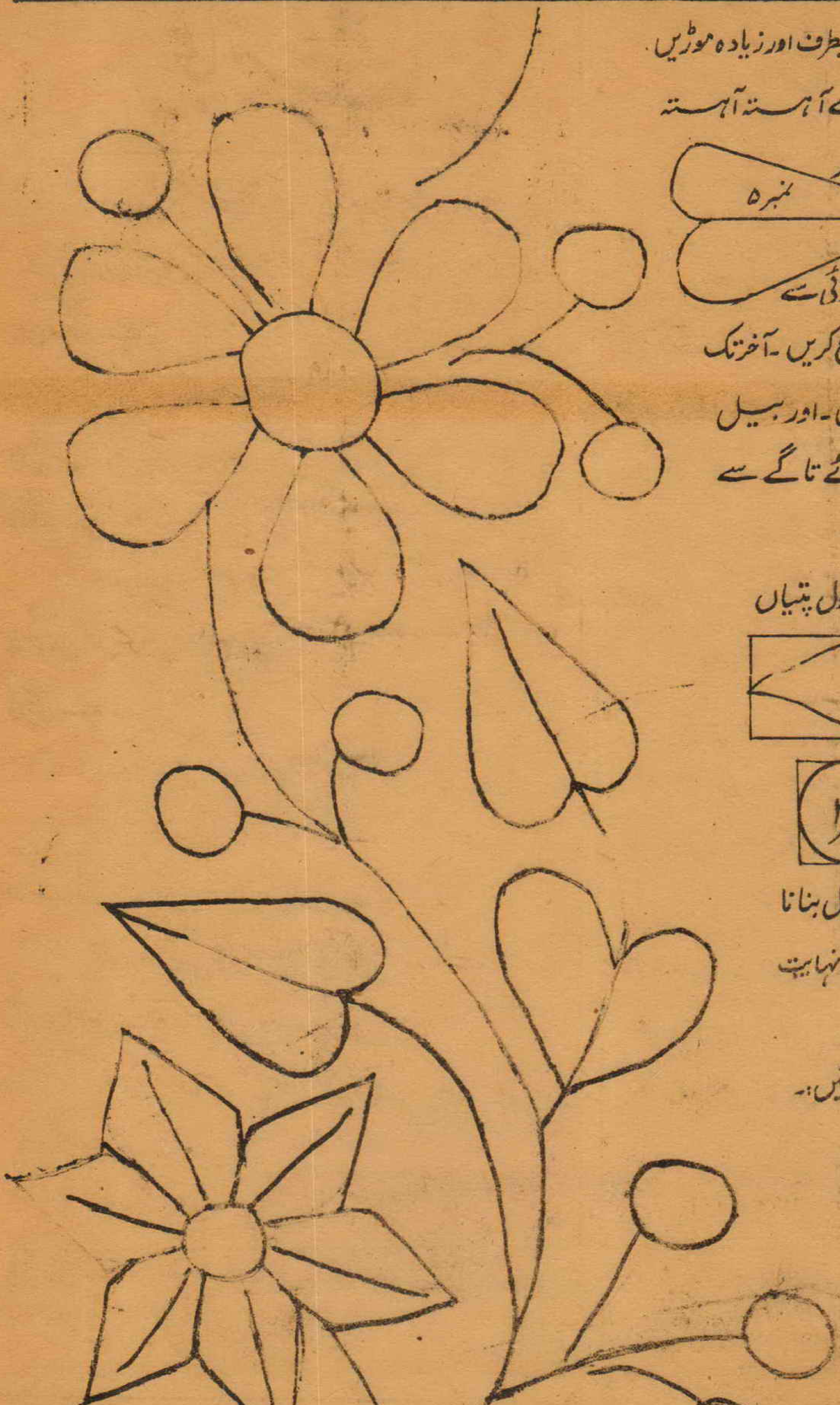


پتی "[illegible]" تو پانچ نمبر کی سوئی سے پتی کی نوک سے ٹانکے لگانا شروع کریں۔ آخر تک پہنچ کر ایک بالشت تاگا چھوڑ دیں۔ اور بیل ٹانکتے وقت اس چھوڑے ہوئے تاگے سے ٹانکیں۔

اب باقی رہی پھول کی گول گول پتیاں انہیں بھی اسی طرح نہایت صفائی سے سامنے کی شکلوں کی مانند موڑیں۔

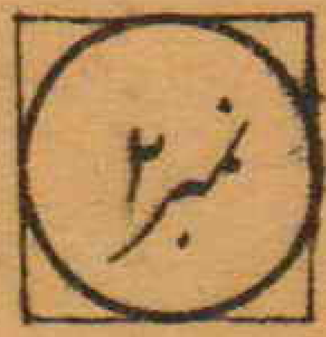


سب سامان تیار کر کے بیل بنانا شروع کر دیں۔ تیار کرنے کے بعد نہایت خوبصورت معلوم ہوگی۔

**مکمل بیل سامنے ملاحظہ فرمائیں:۔**

(امۃ السلام قادیان)

---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جواہر ریزے

(۱) سب لباسوں میں سے اچھا لباس حیاء ہے ؎

(۲) جھوٹ مت بولو۔ کہ جھوٹ تمام بُرائیوں کی جڑ ہے ؎

(۳) مصیبت میں صبر سے کام لو ؎

(۴) کسی سے وہ بات نہ کہو۔ جو تم اپنے متعلق برداشت نہ کرسکو ؎

(۵) احسان کر کے مت جتاؤ ؎

(۶) حسد سے بچو ؎

(۷) دوسروں کی عزت کرو۔ تاکہ دوسرے تمہاری عزت کریں ؎

(۸) کبھی بیکار مت بیٹھو ؎

(۹) مکان کو صاف ستھرا رکھو ؎

(۱۰) غرور شیطانی فعل ہے ؎

(۱۱) خدا اور رسولؐ کے احکام پر چلنے سے دنیا اور عاقبت درست ہوتی ہے ؎

(ناصرہ طاہرہ)

## معمہ کا حل

گذشتہ پرچہ میں جو انعامی معمہ شائع کیا گیا تھا۔ اس کا حل بہت سی بہنوں کی طرف سے موصول ہؤا ہے۔ انشاء اللہ اگلے پرچہ میں صحیح حل بھیجنے والی بہنوں کے اسماء شائع کئے جائینگے ساتھ ہی انعام حاصل کرنے والی بہن کے نام کا اعلان بھی کیا جائے گا ؎ (ایڈیٹر)

# بزم "مصباح"

(۱)

ا۔ حضرت اُم طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عرصہ سے سخت بیمار چلی آرہی ہیں۔ بہنیں دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس قیمتی وجود کو صحت کامل عطا فرمائے ؎

ب۔ میری بیٹی امۃ الحفیظ کچھ عرصہ سے بیمار اور سندھ میں زیر علاج ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی دُعا کی جائے ؎

(خاکسار ام مبارک احمدؐ بقاپوری)

(۲)

ا۔ میرے ماموں جان کے ہاں اللہ تعالیٰ نے یکم اپریل کو بچہ عطا فرمایا ہے۔ کوئی تاریخی نام جاننے والی بہن تاریخی نام سے بذریعہ مصباح مطلع فرمائیں۔ نام کے آخر میں "احمدؐ" ضرور ہو ؎

ب۔ اگر کسی بہن کو چنبل کا آزمودہ نسخہ معلوم ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ چنبل بہت پُرانی ہے۔ کافی علاج کئے گئے۔ مگر آرام نہیں آیا ؎

(ش۔ الف۔ سیالکوٹی)

(۳)

رضیہ بیگم بنت جناب ملک عزیز احمدؐ صاحب ٹائیفائڈ کے دوسرے حملہ سے بیمار ہے۔ بہنوں سے التجاء ہے۔ کہ اس کی صحت کے لئے درد دل سے دُعا فرمائی جائے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصیتیں

نمبر ۵۵۸۶ منکہ بیگم بی بی بیوہ چوہدری امام دین صاحب مرحوم قوم اوان عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۴ء ساکن بھڑتھانوالہ ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ ماہ تبلیغ سنہ ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

| | |
|---|---|
| ایک جوڑا چوڑیاں نقرئی قیمتی | ۱۰ |
| ایک جوڑا ڈنڈیاں 〃 〃 | ۵ |
| ایک ہنسلی 〃 〃 | ۱۵ |
| ایک راس بھینس | ۵۰ |
| | ۸۰ |

علاوہ اس کے ایک مانی منجی ہر سال میرے حصہ میں مل جاتی ہے۔ جس کی قیمت بلحاظ بھاؤ اجناس بڑھتی وکم ہوتی رہتی ہے۔ میں مندرجہ بالا رقم مبلغ ۸۰ روپے کے دسویں حصہ کی وصیت اور اسی طرح سالانہ آمد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ کر کے باقاعدہ رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت سے ادا شدہ سمجھی جائے۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی +

الامۃ - بیگم بی بی نشان انگوٹھا + گواہ شد - فیروز علی ولد علی بخش بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ + گواہ شد - غلام نبی فرزند موصیہ + نویسندہ - حکیم محمد حسین قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ کوروال +

نمبر ۵۶۰۰ منکہ آمنہ قمر آراء بیگم بنت مولوی محمد الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مگر ماہوار آمد -/۱۱۵ روپے ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی اور جائیداد ہوئی۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں + الامۃ - آمنہ قمر آراء بیگم بنت مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان +

گواہ شد - رحمت علی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مولوی فاضل حال قادیان +

گواہ شد - محمد الدین بی - اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان والد موصیہ +

نمبر ۵۶۰۱ منکہ رقیہ بیگم زوجہ محمد رشید الدین صاحب احمدی قوم راجپوت بھٹی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ شہادت سنہ ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری وفات کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں، تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

مہر مبلغ پانصد روپیہ جو ابھی بذمہ خاوند ہے۔

کانٹے طلائی قیمتی -/۱۵ روپے + الامۃ - رقیہ بیگم +

گواہ شد - محمد رشید الدین احمدی خاوند موصیہ +

گواہ شد - محمد صدیق مجاہد تحریک جدید قادیان +

نمبر ۵۶۰۲ منکہ زینب بیگم بیوہ محمد ابراہیم خان مرحوم قوم راجپوت عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت مئی سنہ ۱۹۰۶ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ شہادت سنہ ۱۳۱۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

(۱) میری موجودہ جائیداد ایک مکان واقعہ شہر امرتسر کوچہ بھابٹریاں کٹڑہ جیمل سنگھ

(۲) ایک مکان قادیان دارالامان محلّہ دارالرحمت قیمتی آٹھ صد روپیہ جس کا نصف چار صد روپیہ ہوتے ہیں۔

نمبر ا مکان مبلغ بارہ صد روپیہ میں گروی ہے۔ اس کی قیمت موجودہ اندازاً اٹھارہ صد روپیہ ہے۔ میں اس تمام جائیداد یعنی ہردو مکان مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی، تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ والسلام الامتہ۔ نشان انگوٹھا زینب بیگم ÷ گواہ شد۔ محمود احمدؐ احمدیہ میڈیکل ہال قادیان ÷ گواہ شد۔ نور احمدؐ خان پسر موصیہ ÷

نمبر ۵۶۰۳ منکہ امام بی بی زوجہ گوہردین صاحب قوم بلیچ عمر ۵۰ سال، تاریخ بیعت ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۸ء ساکن زیرہ ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر ماہ امان ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں صرف منقولہ جائیداد بصورت زیورات اور نقدی حسب ذیل ہے :-

(۱) ہنسلی نقرئی وزنی ۳۰ تولہ قیمتی - ۱۵/
(۲) بُند " " ۱۵ " " ۸ /ـ
(۳) چوڑیاں " " ۵ " " ۸ /۲

کل قیمت - ۲۵/

علاوہ ازیں میری ملکیت یکصد روپیہ نقد ہے۔ جو میں نے بطور قرض اپنے لڑکوں مسمی خدا بخش عبد۔ مسمی کریم بخش درزی و مسمی رحیم بخش کو دیا ہوا ہے۔ لہذا میں اپنی کل جائیداد مبلغ - ۱۲۵/ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتی ہوں۔

میرا حق مہر - ۳۲/۶/ تھا جو میں وصول کر چکی ہوں۔ اور وہ مندرجہ بالا جائیداد میں شامل ہے۔ علاوہ ازیں میری فوتیدگی کے بعد اگر میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ÷ الامتہ۔ امام بی بی نشان انگوٹھا ÷ گواہ شد۔ خدا بخش عبد پسر موصیہ ÷ گواہ شد۔ گوہردین خاوند موصیہ ÷ گواہ شد۔ کریم بخش درزی پسر موصیہ ÷ گواہ شد۔ رحیم بخش پسر موصیہ ÷

نمبر ۵۶۰۴ منکہ امۃ اللہ زوجہ منشی غلام مصطفےٰ قوم بھٹی راجپوت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر ماہ امان ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

اسوقت میری جائیداد صرف حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے جو تا حال میرے خاوند صاحب کے ذمہ ہے۔ اس کے سوا بالفعل اور کوئی جائیداد نہیں۔ اور نہ ہی ماہوار یا سالانہ آمد ہے۔ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کا ہوگا۔ بوقت وفات اس کے علاوہ جو کوئی اور جائیداد ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری حین حیات میں جب کبھی آمد ماہوار یا سالانہ ہوئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائیداد اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں۔ تو وہ رقم بوصولی حصہ جائیداد وضع ہوگی ÷ الامتہ۔ امۃ اللہ زوجہ غلام مصطفےٰ پوسٹمین رحیم یار خاں ریاست بہاولپور بقلم خود ÷ گواہ شد۔ عبد اللطیف سکرٹری جماعت احمدیہ رحیم یار خاں ÷ گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ پوسٹمین بقلم خود رحیم یار خاں

... نے اللہ بخش اسٹیم پریس ... قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا